رسالہ

آفتاب ہدایت

جسکو

مجموعۂ اخلاق و تہذیب مولوی شیخ عبد الواحد فاروقی

نے

محض واسطۂ اشاعت خیر و سعادت اور باقیات صالحات

سمجھکر ترجمہ اردو زبان مین فرمایا

اس رسالۂ عربی مختصر سوال و جواب کا جو خاص خورشید آسمان رہنمائی حضرت امام محمد غزالی رحمہ اللہ نے ایک شاگرد رشید کو لب لباب اپنی تصنیفات بسیط کا چند سطور مین لکھوا دیا گویا دریا کوزہ مین سمایا

بار اول حسب فرمایش مصنف کے ترجمہ موصوف مقام لکھنؤ

مطبع نامی منشی نولکشور مین چھپکر طیار ہوا

سنہ ۱۸۸۱ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کی تعریف رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی
نعت صحابۂ کبار رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے سنا چاہیے اور مناقب صحابۂ تابعین سے
پوچھیے پس راقم کی تاب طاقت کہان جو اس امر اہم کو طی کر سکے لہذا مطلب ضروری لکھتا
ہون کہ حضرت مولانا خواجہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے جنکے فضائل اطراف عالم مین مثل
شعاع آفتاب کے شائع ہین عربی زبان مین ایک رسالہ نہایت مختصر بجواب سوال ایک شاگرد
رشید کے اس فصاحت وبلاغت سے قلیل العبارت کثیر الفوائد خلاصہ تمامی تصنیفات کا چند
سطرون مین ایسا لکھا ہے کہ گویا کوزہ مین دریا کو بند کیا ہے جب یہ رسالہ اس مؤلف کو نہایت
جستجو سے ہاتھ آیا تو احباب نے واسطے ترجمہ زبان اردو عام فہم کے اصرار کیا لہذا یہ فقیر پر
تقصیر عبد الواجد ابن مولانا افضل الکاملین قدوۃ المحققین محدث قاری حکیم مولوی شیخ
عبد المولی فاروقی دہلوی نور اللہ مرقدہ وغفر اللہ لہ ولوالدیہ اس کار خیر کو سعادت عظمی اور
وسیلۂ نجات وضمیمۂ باقیات صالحات سمجھکر ترجمہ کر کے التجا کرتا ہے کہ جن حضرات کو اس سے

نفع پہونچے تو خادم کی نجات اور عفو تقصیرات کے واسطے دعاء خیر فرمائیں اور جو خطا بشری و
غلطی اسمیں پاوین اصلاح سے دریغ نفرماوین ذکر ہی کہ حضرت خواجہ امام حجت الاسلام مولانا
محمد ابن محمد الغزالی رحمۃ اللہ تعالے کے ایک شاگرد نے بعد تکمیل جملہ علوم و فنون کے ایک دن
اپنے جی مین خیال کیا کہ مین نے برسون تحصیل علم کیواسطے بہت محنتین اور مصیبتین کھینچین خدا
جانے کونسا علم عقبی مین کام آوے اور کون علم وبال جان ہوجاوے کیونکہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہین کہ خدا کی پناہ ایسے علم سے جو فائدہ نہ بخشے ۔ مدت تک اسی فکر مین رہا
آخرکار بذریعہ استفتا مولانا ممدوح کی خدمت بابرکت مین چند سوال لکھکر بھیجے اور دعا و نصیحت
کی درخواست کی اور یہ بھی لکھا کہ اگرچہ واسطے جواب ان باتون کے جناب مولانا کی ایک
کتاب کافی ہی مثل احیاء العلوم کیمیاے سعادت و جواہر القرآن و معیار العلم و میزان العمل
و قسطاس المستقیم و معارج القدس و منہاج العابدین وغیرہا لیکن مجھے تمنا ایک مختصر جواب
کی ہی جسے ہر روز پڑھتا اور عمل کرتا رہون پس جناب امام نے یہ جواب اُسکو لکھ بھیجا
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثون مین ساری نصیحتین موجود ہین ازانجملہ جو نصیحت
لکھتے پڑھتے ہین اُنکے فائدہ اور تاثیر کو کیا کہنا ہی اگر آنحضرت کی نصیحتون مین سے کوئی نصیحت
تمکو پہونچی ہی تو میری نصیحت کی تمھین کیا حاجت ہی ورنہ یہ تو بتاؤ کہ تمنے مجھسے کیا حاصل کیا ہی
اے فرزند منجملہ نصائح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک نصیحت یہ ہی کہ خدا جو بندہ سے
ناخوش ہوتا ہی اُسکی پہچان یہی ہی کہ وہ بیہودہ کامون اور لہو و لعب مین مصروف رہتا ہی اگر
تمام عمر کی یکساعت فعل عبث و بیکار مین گذر جاوے تو اُسپر حسرت و پشیمانی بیشمار لازم ہی
اور جسکی عمر چالیس برس سے زیادہ ہوگئی اور اُسکی نیکی بدی پر غالب نہ آئی تو اُسکو
دوزخ کے واسطے تیار رہنا چاہیے جہان والون کے واسطے یہ نصیحت کافی ہی ولا
صاحبزادے نصیحت کرنا تو سہل بات ہی پر قبول کرنا اور عمل کرنا ہی مشکل ہی اسلیے
نصیحت کا کڑوا گھونٹ ہوا پرستون کے گلے سے نہین اوترتا ہی کیونکہ خواہشات نفسانی

سبکا دل حریص ہوتا ہی خصوصاً طالب علم جو علوم رسمی اور ہنر دنیوی مین مشغول ہی وہ
جانتا ہی کہ صرف علم ہی وسیلہ نجات ہی چندان عمل کی حاجت نہین ہی تو بہ توبہ یہ اعتقاد بد
فلاسفہ کا مذہب ہی اتنا تو سمجھو کہ جب علم حاصل ہوا اور عمل نہ کیا تو خدا کی حجت بندہ پر مضبوط
ہوگئی اور کوئی جاے عذر باقی نرہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ قیامت کے
دن بہت سخت عذاب اُس عالم پر ہوگا جسکو علم سے فائدہ نہین پہونچا۔ حضرت جنید بغدادی
رحمتہ اللہ علیہ کو ایک بزرگ نے خواب مین دیکھا اور مزاج کا حال پوچھا جواب دیا کہ ہماری
وعظ و نصیحت کچھ کام نہ آئی مگر وہ چند رکعتین کام آئین جنھین ہم رات کے وقت پڑھتے تھے
اے فرزند صرف تجھ باطن سرمایہ اعمال اور نقد احوال سے خالی نرکھنا اور یقین جاننا کہ صرف
علم کسیکی دستگیری نہین کرتا ہی مثال یہ ہی کہ اگر کوئی شخص سپاہی ہتھیار بند جنگل بیابان
مین پہونچے اور اُسکے پاس وہان تلوار تیر و کمان بندوق وغیرہ سب ہتھیار موجود ہون
ناگاہ کوئی شیر سامنے آجاوے کیا تم خیال کرتے ہو کہ بغیر ہتھیار کیے اور بدون استعمال آلات
مذکورہ کے خود بخود شیر بھاگ جائیگا تو یہان کہوگے نہین تو اسیطرح جان لو کہ اگر لاکھون مسئلہ
علم کے تمھین یاد ہونگے اور عمل کچھ بھی نہوگا تو اس معلومات سے کیا حاصل ہی دوسری مثال
اگر کسی شخص کو بخار صفراوی ہی اور جانتا ہی کہ سکنجبین اور آش جو اُسکو مفید ہی تو یہ جاننا موجب
صحت اور زوال مرض کا نہین ہی جب تک اُسکو نہ کھاویگا اچھا نہوگا۔ علم بہت حاصل کرنا اور
اور بہت کتابون کی ورق گردانی کرنا بغیر عمل کے بیفائدہ و بیکار ہی۔ اے صاحب جب تک
اپنے تئین اچھے کامون سے مستحق خدا کی رحمت کا نہ بناؤ گے ہرگز رحم تم پر نکیا جاویگا خدا
قرآن مین فرماتا ہی کہ جو اپنے رب کی ملاقات چاہے تو چاہیے کہ اچھے کام کرے اور جو
لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیئے تو اُنھین کے واسطے باغ بہشت ہی جسمین وہ ہمیشہ عیش
کیا کرینگے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزون پر قائم ہی
ایک کلمۂ توحید لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنا دوسرے نماز

پڑھنا تیسرے زکوۃ دینا چوتھے رمضان کے روزے پانچوین حج خانہ کعبہ دوسری حدیث کا مضمون یہ ہی کہ ایمان اقرار کرنا زبان سے اور سچ جاننا دل سے اور عمل کرنا ہاتھ پاؤن وغیرہ سے ہی۔ اس سے بڑھکر کونسی دلیل روشن ہوگی اگر تمھین یہ خطرہ ہو کہ ہم اپنے عمل سے بہشت مین جاوینگے نہ خداکے فضل اور رحمت سے تو ہنوز تمنے میرا مطلب نہین سمجھا۔ یہ تو مین بھی کہتا ہون کہ ہم محض خداکے فضل وکرم سے بہشت مین جاینگے۔ مگر جب تک طاعت وعبادت سے اپنے تئین خداکی رحمت کے لائق اور مستحق نہ بناوینگے۔ خداکی رحمت کا حقدار نہوگا۔ یہ بات مین نہین کہتا ہون بلکہ خدا خود فرماتا ہے کہ بیشک خداکی رحمت نیک آدمیون ہی کے پاس ہے اور جب خداکی رحمت ہم پر نازل نہوئی تو بہشت ملنا معلوم۔ اگر کوئی شخص کہے کہ صرف ایمان سے ہی ہم بہشت مین جاوینگا تو یہ بات مین بھی کہتا ہون کہ ہان بہشت مین جاویگا لیکن کب جاویگا بہت سے مراحل پیش آوینگے اور عذاب بقدر گناہون کے ہولیگا پھر جب بہشت مین جاویگا تو بھی مفلس بہشتی کہلاویگا۔ اے فرزند جب تک تو کام نکریگا مزدوری نہ پاویگا۔ ایک شخص قوم بنی اسرائیل سے برسون عبادت کرتا رہا خدانے چاہا کہ اُسکی خلوص نیت کو ملائکہ پر ظاہر کردے۔ ایک فرشتہ اُسکے پاس بھیجکر کہلا بھیجا کہ کب تک یہ بیفائدہ تو کریگا بیشک تو دوزخی ہوگا وہ فرشتہ آیا اور پیغام پہونچایا۔ اُسنے جواب دیا کہ مجھکو بندگی سے کام ہی خدائی اُسکے ہاتھ ہی چاہے دوزخی کرے چاہے بہشتی۔ اُس فرشتہ نے آکر حضرت احدیت سے عرض کیا۔ کہ الٰہی تجکو روشن ہی جو اُس بندہ نے کہا حکم ہوا کہ دیکھو اے فرشتو وہ بندہ باوجود صفت لئیمی کے ہماری عبادت سے باز نہین آتا ہی۔ تو ہم باوجود صفت کریمی کب نہ اُسکے گناہ بخشینگے گواہ رہو میرے فرشتو مین نے اسکو بخشدیا۔ اے فرزند سُن لے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین اپنے اعمال کا خود حساب کرو قبل اسکے کہ تمکو محاسبہ دینا پڑے اور اعمال کو تولو پیشتر وزن ہونے میزان قیامت کے (ف) دستور ہی کہ اہل قلم ہر روزہ کاغذات واسطے جانچ حساب خزانہ کے تیار کر رکھتے ہین اور اہل معاملہ جو

چیز بازار مین بیچا چاہتے ہین اُسکا وزن پہلے اپنے گھر مین کر لیتے ہین تو روز قیامت کو جو
حساب کتاب کا دن ہی وہان تمام جزئیات اور کلیات اور چھوٹے بڑے کامون کا مواخذہ ہوگا
پس دانشمند آدمی ہر روز گناہون سے توبہ کرکے سوتا ہی اور نیند کو برابر موت کے سمجھتا ہی
تاکہ روز بروز گناہ معاف ہوتے رہین حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین جو آدمی یہ
گمان رکھتا ہی کہ بے مشقت جنت ملیگی سو وہ بوالہوس ہی اور جسنے یہ گمان کیا کہ بذریعہ ریاضت و
بہشت نصیب ہوگی وہ رحمت کھینچنے والا ہی حضرت امام حسن بصری رح فرماتے ہین کہ
آرزوئے بہشت بے عمل بھی ایک گناہ ہی منجملہ گناہون کے۔ ایک بزرگ کا قول ہی کہ
حقیقت کے معنی یہ نہین ہین کہ عمل نکرے بلکہ عمل کا لحاظ کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم فرماتے ہین دانشمند آدمی وہی ہی جو اپنے نفس پر غالب آکر اچھے کام کرتا ہو تاکہ مرنے
پر کام آوین اور احمق وہ آدمی ہی جو اپنے نفس امارہ کا مرید ہو اور خدا سے بخشایش کی
آرزو رکھتا ہو اے فرزند تو نے مدتہا سے درازتک تحصیل علم کے واسطے شب بیداری اختیار کی
اگر اس سے تیری غرض دنیا و تحصیل مال و متاع دنیا اور افتخار و اعزاز اپنے ہمسرون مین
ہی تو حیف صد حیف تجھپر اور اگر تیرا مدعا تکمیل دین و تہذیب اخلاق ہی تو مبارک باد مرحبا صد
آفرین ایک شاعر کا قول ہی کہ بیت آنکھین بیکار ہین دیکھین جو نہ صورت تیری وہ دل ہ
کیا دل ہی نہو جسمین محبت تیری ہاں اور آنحضرت فرماتے ہین عیش کر جسقدر چاہی چاہیئے آخر مرنا ضرور ہی
اور جسکو چاہو پیار کرلو آخر اُسکو چھوڑنا پڑیگا اور کام جیسا چاہو کرو جیسا کام کروگے ویسا ہی
بدلا پاؤگے۔ تمنے جو علم کلام اور علم مناظرہ اور نظم و نثر و نجوم و صرف نحو وغیرہ پڑھا ہی کیا فائدہ
اور کیا حاصل سوائے تضییع اوقات کے۔ انجیل مین لکھا ہی مردہ کا جنازہ جب سے اوٹھتا ہی
قالب گور اُس سے چالیس سوال کرتے ہین۔ اول سوال۔ اے بنی آدم تونے خلق کے لیے خوب
صفائی کی میرے واسطے تونے کیا طہارت کی۔ ہر روز پکارتے ہین اے شخص تو کیا معاملہ کرتا ہی
تیرے خدا کے ساتھ حالانکہ تو خدا کے ساتھ نیکی سے محروم ہی لیکن تو خود بہرا ہی یہ آواز نہین سنتا

اے فرزند علم بے عمل دیوانگی ہے اور عمل بے علم بیگانگی ۔ جو علم تجکو آج گناہون سے نہین بچاتا ہے
وہ فردائے قیامت کو آتش دوزخ سے کب بچاویگا ۔ اگر آج عمل خیر اور تدارک زمانہ گذشتہ
کا نکروگے تو قیامت کے دن کہوگے کہ ہمکو لوٹ جانے دیجیے تاکہ اچھے کام کر آوین تو حکم ہوگا
اے احمق تو وہین سے ابھی چلا آتا ہے اب تلافی مافات کی مہلت کہان اے فرزند دل مین
ہمت اور نفس مین شکستگی اور تن مین پژمردگی رکھنا چاہیے کیونکہ اپنا گھر تو قبرستان ہے
جو لوگ وہان مقیم ہین دمبدم تیرا انتظار کھینچ رہے ہین دیکھیے تو کب تک انمین جا ملے پر خبردار
بے توشہ نجانا ۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ یہ بدن یا تو پرندون کے پنجرہ
ہین یا دواب کے اصطبل ہین ۔ اپنے جی مین سوچ کہ تو کون فرقہ مین سے ہے اگر پرندون
مین سے ہے تو جب آواز نقارہ کوچ کی سنیگا تو فوراً اوڑکر عرش سعد پر جا بیٹھیگا جیسا کہ
منقول ہے کہ حضرت سعد بن معاذ کی وفات سے عرش رحمن کا ہل گیا اور نعوذ باللہ اگر تو مویشی
اور چوپاؤن مین سے ہے جنکے حق مین خدا فرماتا ہے کہ یہ لوگ چوپایہ بلکہ اُس سے بھی گمراہ تر ہین
تو یاد رکہ کہ دنیا سے قدم اوٹھاتے ہی دوزخ کا سامنا ہے ۔ نقل ہے کہ ایک وقت حضرت
امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ٹھنڈا پانی پینے کو لائے جون ہی پیالہ ہاتھ مین لیا بیہوش
ہوگئے اور پیالہ ہاتھ سے گر گیا تو لوگون نے پوچھا فرمایا کہ مجھے دوزخی گنہگارون کی آرزو یاد
آئی جب وہ اہل جنت سے کہینگے کہ تھوڑا سا پانی ہمین پلاؤ ۔ اے فرزند اگر تجکو صرف علم
کافی ہوتا اور عمل کی حاجت نہوتی تو ندائے هل من تائب وقت سحر کے بیکار ہوتی
جسکے معنی یہ ہین کیا ہے کوئی سوال کرنے والا ۔ اور کیا ہے کوئی توبہ کرنے والا اور کیا ہے کوئی
مغفرت چاہنے والا کیونکہ صحیح حدیث مین آیا ہے کہ جب آدھی رات گذرتی ہے اور خلق سوتی ہے
تو اُسوقت اللہ تعالے خود یہ ندا فرماتا ہے ۔ منقول ہے کہ ایک دن جماعت صحابہ نے آنحضرت کے
روبرو ذکر خیر حضرت عبد اللہ بن عمر کا فرمایا تو آپ نے فرمایا کہ وہ تو آدمی بہت ہی اچھا ہے کاش نماز
تہجد بھی پڑھتا ۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے فرمایا کہ رات کو بہت نہ سونا

کسلیے کہ بہت سونے والا قیامت کے دن فقیر اور محتاج ہوکر اوٹھیگا **نکتہ** بھلا دنیا کی
محتاجی جو چند روزہ ہو اسمین کیا کچھ رسوائی ہوتی ہو عاقبت کی محتاجی سے خدا کی پناہ۔
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ تین آوازین خدا کو خوش آتی ہین ایک تو مرغ کی
آواز دوسرے تلاوت قرآن کی آواز تیسرے وقت سحر استغفار کی آواز۔ سفیان ثوری
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہو وقت سحر کے خدا ایسی ہوا چلاتا ہو جو ذکر اور استغفار عابدین کا خدا کے
روبرو پہونچاتی ہو اور یہ بھی انکا قول ہو کہ اول شب کو منادی ندا کرتا ہو عرش کے تلے
کہ خبردار عابدو اوٹھتے جاؤ تو اوٹھ کھڑے ہوتے ہین عابد لوگ اور نمازین پڑھتے ہین جسقدر
خدا چاہتا ہو پھر نصف شب کو منادی ندا کرتا ہو کہ ہوشیار ہو جاؤ دعا قنوت پڑھنے والو
پس اوٹھتے ہین اور پڑھتے ہین سحر تک پھر وقت سحر کے جگاتے ہین استغفار پڑھنے والے
اور جب صبح ہوتی ہو تو منادی ندا کرتا ہو کہ بیدار ہو خواب غفلت کے سونے والو تب وے
اپنے بچھونون سے اسطرح اوٹھتے ہین جیسے مردے قبرون سے نکل پڑے ۔ وصایا کے
لقمان مین لکھا ہو کہ حضرت لقمان علی نبینا علیہ السلام اپنے بیٹے سے وصیت فرماتے تھے کہ اے
بیٹا مرغ سے زیادہ باخبر رہنا حیف ہو کہ مرغ تو بانگ دیتا ہو اور تو پڑا سوتا ہو۔ ایک شاعر نے
کیا اچھا مضمون نظم کیا ہو جسکا مطلب یہ ہو کہ آدھی رات کو سرو کی شاخ پر قمری بولی اور ہم
مین غافل پڑا سوتا تھا قسم خانہ کعبہ کی مین جھوٹا عاشق ہون اگر سچا ہوتا تو یہ قمری ہرگز
مجھ پر سبقت نپاتی ۔ مجھسا عاشق اور افسوس سنگدل کوئی نہوگا مین اپنے رب کے واسطے نہین
روتا ہون حالانکہ بہائم چرند پرند تک روتے ہین ۔ اے بھائی خلاصہ نصیحت یہ ہو کہ طاعت
اور عبادت کے معنی سمجھو کہ عبادت کیا چیز ہو عبادت رسول خدا کی پیروی کا نام ہو امر و نہی
قول و فعل مین یعنے جسکو بتایا ہو کر دیا مگر سب مین پیروی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور انکے افعال و احکام کی موافقت ضرور ہو خلاف حکم رسول کے کوئی عبادت قبول
نہین گو بصورت عبادت ہو اسمین چاہیے نماز ہو یا روزہ جاننا ضرور ہو کہ ایام عید و تشریق کے

روزے حرام ہین اُن دنون جو روزہ رکھے گنہگار ہوگا حالانکہ روزہ بظاہر عبادت ہی اسیطرح
اوقات مکروہ اور مقامات غصب مین نماز پڑھنا گناہ ہی کیونکہ خلاف رضاے پیغمبر ہی اور جو کوئی
بیاہتا بیوی سے ہنسی کرتا ہی تو ثواب پاتا ہی اگرچہ بظاہر دل لگی ہی کیونکہ بیوی کے ساتھ مزاح
کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہی تو معلوم ہوا کہ عبادت فرمان برداری رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہی نہ صرف نماز روزہ اس لیے کہ نماز روزہ تب ہی عبادت ہوگا جب بہ نیت فرمان برداری
کریگا اسواسطے چاہیے کہ اپنے اقوال وافعال شریعت کے مطابق رکھو ورنہ علم وعمل بے حکم
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دوری کا باعث ہی یہی وجہ ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اگلی امتون کے اعمال منسوخ کر دیے پس چاہیے کہ بے حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دم نمارو
اور یقین جانو کہ خدا کی راہ ان علوم رسمی اور اقوال صوفیانہ سے طے نہین ہو سکتی ہی بلکہ یہ راہ
مجاہدات اور ریاضات سے تمام ہوتی ہی پہلے شہوت اور حرص کو مشقت سے پامال کرنا
چاہیے باریک باتین تنگ وتاریک وقت مین خوش نہین آتی ہین زبان بے لگام اور نفس مطلق العنان
بدبختی کا نشان ہی جب تک نفس امّارہ مغلوب نہوگا دل نور معرفت سے معمور نہوگا۔ سالکان راہ خدا
پر واجب ہی کہ اول اعتقاد صحیح جو بدعت سے خالی ہو حاصل کرین۔ دوسرے بُرے کامونسے
توبہ کرنا اسطرح پر کہ پھر گناہ کے پاس نجاوے تیسرے حقدار کا حق ادا کرنا اور سبکو راضی رکھنا
تا کہ حق کسیکا اوسپر باقی نرہے چوتھے علم شریعت بقدر حلال و حرام سیکھنا اور باقی علوم صرف
اسقدر سیکھے جسمین اُسکی نجات ہو **حکایت** حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین نے
چارسو محدثین کی خدمت کی اور اُنسے چار ہزار حدیث پڑھی اور اُنھین سے ایک حدیث مین نے
اختیار کی اور باقی سب چھوڑ دین کیونکہ جب مین اس حدیث مین غور کرتا ہون تو سارے
فوائد اسمین پاتا ہون اور تمام علم اولین وآخرین کا اسمین موجود ہی ترجمہ حدیث دنیا کے
واسطے کام کر جب تک تیرا مقام وہان ہی اور آخرت کا اسقدر کام کر جتنی آخرت کو بقا ہی
اور خدا کے واسطے اتنا کام کر جتنی تجکو حاجت ہی اور دوزخ کا کام اتنا کر جسقدر تو عذاب کا

تحمل کریگا اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ تمکو بہت علم کی ضرورت نہیں ہے اور بہت علم حاصل
کرنا فرض کفایہ ہے نہ فرض عین **حکایت** حاتم اصم جو شاگرد اور مرید حضرت شفیق بلخی
رحمۃ اللہ تعالی کے تھے شفیق نے ایک دن اُنسے کہا کہ اے حاتم کتنی مدت سے
تو میرے پاس ہے کہا تینتیس برس سے پھر پوچھا کہ اس عرصہ میں تو نے کیا سیکھا کہا آٹھ
فائدے اور سوائے آٹھ فائدوں کے زیادہ میں نے حاصل نہیں کیے شفیق نے کہا انا للہ
وانا الیہ راجعون اے حاتم میں نے ساری عمر تیرے ساتھ بسر کی پر تجھکو سوائے آٹھ باتوں کے کچھ
حاصل نہوا شیخ نے کہا کہ اگر سچ پوچھتے ہو تو یہی بات ہے اور زیادہ اسکے حاصل کرنا نہیں چاہتا ہوں
کیونکہ یہی خلاصی اور نجات صرف انہیں باتوں میں سمجھتا ہوں اور زیادہ اس سے درکار نہیں ہے
شفیق نے کہا بھلا میرے پاس اگر بیان کرتا تو سہی وہ آٹھ فائدے کون کون ہیں تب اُسنے کہا
اول فائدہ یہ کہ میں نے آدمیوں کو دیکھا کہ ہر شخص نے ایک ایک محبوب اور معشوق
پسند کر لیا ہے بعض تو ایسے ہیں کہ تا لب گور ہیں تا حشت ہمراہ رہتے ہیں بعدہ جدا ہو جاتے ہیں
کوئی کسیکی قبر میں نہیں جاتا ہے نہ وہاں دستگیری کرتا ہے تو میں نے سوچا کہ کوئی معشوق ایسا
تلاش کیا چاہیے جو قبر میں اپنا مونس و غمخوار ہو اور عذاب قبر کے وقت یار و مددگار ہو غور سے
معلوم ہوا کہ وہ کار خیر ہے اسلیے میں نے اسکو اختیار کیا اور اپنا محبوب بنایا تا کہ قبر میں اپنا
یار و مددگار ہو شفیق نے کہا احسنت و آفرین اے حاتم تو نے بہت اچھا کیا اور خوب کہا دوسرا
فائدہ یہ ہے کہ میں نے اہل جہان کو دیکھا کہ سب آدمی پیرو نفس اور حرص و ہوا کے ہیں سبھی
لذات نفسانی کے طلبگار ہیں اور عیش و عشرت میں گرفتار تو میں نے اس آیت میں غور کیا کہ خدا
فرماتا ہے جو بندہ اپنے خدا سے ڈرا اور خواہش نفسانی کو روکا تو بیشک جنت اُسکی آرامگاہ ہے تو
میں نے تحقیق جانا کہ قرآن حق ہے اسلیے برخلاف اپنے نفس کے مجاہدات پر کمر باندھی اور نفس کی
ایک آرزو بھی نہ پوری ہونے دی یہانتک کہ خدا کی عبادت پر راضی ہو گیا شفیق نے کہا بارک
اللہ بہت خوب **تیسرا فائدہ** سب آدمی کمال رنج و محنت اور ہتکار مال و متاع دنیوی کسیقدر حاصل کرتے ہیں

اور اوسپر خوش و خرم ہین اور کہتے ہین کہ ہم بھی سرمایہ دار ہین پس مین نے اس آیت مین غور کیا
کہ خدا فرماتا ہی جو تمھارے پاس ہی سو خرچ ہی اور جو خدا کے پاس ہی وہ باقی اور جمع ہی تو
مین نے اتنے برسونکا حاصلات جو مشقت سے جمع کیا تھا راہ خدا مین خرچ کر ڈالا اور
فقیرونکو حوالہ کیا تاکہ خدا کے پاس جمع رہے اور زاد آخرت کا توشہ ہو شفیق نے کہا بہت
خوب چوتھا فائدہ اہل دنیا کو دیکھتا ہون کہ بعض جانتے ہین کہ آدمی کا شرف اور عزت
کثرت کنبہ اور قبیلہ سے ہو اسلیے اسی بات پر فخر کرتے ہین دوسری قوم یہ سمجھتی ہی کہ
آدمی کی بزرگی افراط دولت و مال اور اولاد سے ہی تو انکو گھمنڈ اسی بات کا ہی اور
کوئی شخص گمان کرتا ہی کہ آدمی کا شرف غصہ کرنے اور مارنے اور کھانے اوڑانے مین ہی
ایسے آدمی انہین باتونکو بڑا فخر جانتے ہین چونکہ کلام الہی سے بزرگی پرہیزگاری کی
پائی جاتی ہی ترجمہ جو تم مین سے زیادہ پرہیزگار ہی وہی خدا کے نزدیک بزرگتر ہی تو مین نے
جانا کہ قرآن برحق ہی اور یہ غلط فہمی خلائق کی ہی اسلیے مین نے تقوے اختیار کیا تاکہ خدا کے
نزدیک میرا شمار اہل کرم مین ہو شفیق نے کہا بہت بہتر پانچوان فائدہ جہان کے
لوگ ایک دوسرے کو ملامت کرتے ہین اور حقیقۃ وجہ اسکی یہ ہی کہ ایک دوسرے
پر حسد کرتے ہین بسبب علم اور رتبہ کے اسکا فیصلہ بھی قرآن مجید یون کرتا ہی کہ مین نے
تقسیم کر دیا درمیان لوگون کے انکی معاش زندگانی دنیا مین تو مین نے سمجھا کہ یہ تقسیم
روز ازل مین ہو چکی ہی اور کسیکو اسمین کچھ اختیار نہین ہی اسلیے مین نے کسی آدمی پر حسد نکیا
اور تقدیر الہی پر راضی ہو گیا اور اہل جہان سے ملاپ کیا شفیق نے کہا بہت اچھا کیا
چھٹا فائدہ یہ ہی کہ اہل دنیا ایک دوسرے کو دشمن جانتے ہین کسی سبب
یا غرض سے اس معاملہ کا حکم بھی قرآن مین موجود ہی کہ شیطان بیشک تمھارا دشمن ہی تو اوسکو
دشمن بناؤ اسلیے مین نے سوا شیطان اور اوسکے تابعین کے بحکم قرآن کسیکو دشمن نہ بنایا
اور شیطان کی اطاعت نکی اور خدا کی پرستش اور عبادت کی یہی راہ راست سمجھا جیسا

خدا فرماتا ہی کہ اے فرزندان آدم کیا تم نے قول و قرار نہین کیا ہی کہ نہ کہا مانیو گے شیطان کا بیشک وہ تمہارا صریح دشمن ہی اور میری عبادت کرو یہی سیدھی راہ ہی منزل مقصود کی شفیق نے کہا مرحبا خوب کیا ساتوان فائدہ یہ ہی کہ ہر شخص تلاش معاش مین بڑی کوشش کرتا ہی اسواسطے حرام اور شبہات مین پڑجاتا ہی اور اپنے تئین ذلیل و خوار کرتا ہی پس یہ آیت مین نے دیکھی جسکا مطلب یہ ہی کہ نہین ہی زمین پر چلنے پھرنے والا کوئی جاندار مگر خدا اوسکے رزق کا کفیل ہی تو مین نے جانا کہ مین بھی ایک جاندار زمین پر ہون تو خدا سے لولگائی اور روزی کی فکر چھوڑ دی کہ خدا تو آپ روزی کا ضامن ہی خواہی نخواہی پہونچائیگا آٹھوان فائدہ ہر شخص کا اعتماد کسی آدمی پر یا کسی چیز پر ہوتا ہی یا مال یا ملک یا پیشہ اور کاریگری پر تو ان سبکا بھروسہ مخلوق پر ہی تو مین نے اس آیت مین تامل کرکے خدا پر بھروسہ کیا جسمین خدا فرماتا ہی کہ جو بھروسہ کرتا ہی خدا پر تو وہی خدا اوسکے لیے کافی ہی اور بہت خوب کارکن ہی شفیق نے کہا بہت ہی اچھا کہا تو نے اے حاتم خدا تجھے توفیق دے مین نے توریت و انجیل و زبور و قرآن کو دیکھا یہ چارون کتابین انھین آٹھ فائدون پر دلالت کرتی ہین جس نے ان آٹھ فائدون پر عمل کیا گویا اوسنے ان چارون کتابون پر عمل کیا تو اس سے معلوم ہوا کہ تجھکو بہت علم کی حاجت نہین ہی اب پھر مطلب کی بات کہتے ہین اور جو باتین خدا کی راہ چلنے والے پر واجب ہین سب لکھتے ہین پانچوین ایسا پیر درکار ہی جو مربی اور مرشد ہو یعنے تعلیم اور رہنمائی کرے اور برے اخلاق کو دور کرے اور اچھے اخلاق کو بجائے اونکے قائم کرے اور معنی تربیت و تعلیم کے یہ ہین کہ جیسے کسان غلہ کی پرورش کرتا ہی جو خراب گھانس کھیت مین جم آتی ہی اُسکو نکال کر صاف کرتا ہی اور کھیت مین کنکر پتھر جو پاتا ہی باہر کھیت سے نکال کر ڈال دیتا ہی پھر کھیت کو سینچتا ہی تاکہ غلہ جلد تیار ہو اسیطرح سالک کے واسطے بھی ایک پیر مربی درکار ہی اسیواسطے اللہ تعالے نے پیغمبرونکو خلق کی طرف بھیجا ہی تاکہ خلق کو راہ راست

بتاویں اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے رحلت فرمائی تو اپنے نائبوں کو
اپنی جگہ پر چھوڑا تا رہنمائی خلق کی تا روز قیامت کرتے رہیں اسلیئے سالک کو نہایت ضروری
پیر کی ضرورت ہے پیر کے شرائط یہ ہیں کہ عالم ہو لیکن ہر ایک عالم قابل پیری کے نہیں ہے
بلکہ لائق اس کام کے وہ شخص ہے جسمیں نشانیاں مندرجہ ذیل پائی جاویں اور ان نشانیوں کو
ہم اسواسطے بیان کرتے ہیں تاکہ ہر شخص دعوی پیری کا نکرے جو شخص کہ بیعت چاہے وہ اس
کی نگہ رکھتا ہو اور بیعت شخص ثانی کی کرچکا ہو جسکی بیعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک
مسلسل ہو اور اُسنے ہر قسم کی ریاضت اور محنت بھی کی ہو جیسے کم کھانا کم سونا کم بولنا اور
نماز بہت پڑھنا اور بہت صدقہ دینا اور بکثرت روزہ رکھنا اور اخلاق حمیدہ کا عادی ہو
جیسے صبر شکر توکل یقین اطمینان سخاوت قناعت امانت فیاضی حلم تواضع دانائی صدق
وفا حیا و سکون و تانی وغیرہ اور ایک زمانہ انوار محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو اور کبر و
غرور بخل و حسد کینہ و حرص و طول امل طیش و جلدی وغیرہ بداخلاق سے پاک ہو اور تعصب و
تکلف سے بری ہو اور سوائے علم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی علم کا محتاج نہو یہ
بعض نشانیاں پیران طریقت کی ہیں ایسے آدمی کی پیروی کرنا منزل مقصود کو پہونچاتا ہے
اور وسیلہ نجات کا ہے پر ایسا پیر کمیاب ہو رہا ہے بہرحال مدعیان زمانہ حال کے جو کھیل تماشا کے
واسطے دعوت کرتے ہیں اور بہت سے ایسے بیٹھے ہیں صرف پیرزادگی خاندانی کو ذریعہ معاش
سمجھکر بہت فریب نادانوں کو ٹھگتے ہیں جب موافق علامات مذکورہ کے پیر بہم پہونچے اور
وہ پیر اُسکو قبول کرے تو چاہیئے کہ ایسے پیر کا احترام و تعظیم ظاہر و باطن ہر طرح سے کرے
ظاہری احترام یہ ہے کہ اُسکے روبرو حجت و تکرار کسی بات میں نکرے گو کیسا ہی مسئلہ خلاف ظاہر
بیان کرے یا اُسپر عمل کرے گو کیسا ہی گمان خطا اور غلطی کا ہو اور پیر کے سامنے مصلا بچھا کر
نہ بیٹھے سوائے امامت کے جب نماز سے فراغ حاصل ہو فی الفور مصلا لپیٹ دیوے اور
نوافل بھی پیر کے حضور بکثرت نہ پڑھے اور جو پیر حکم دیوے بقدر طاقت اُسکو بجا لاوے

اور اُسکے سامنے اور غیر کے سامنے سجدہ نکرے اسلیے کہ سجدہ خدا کے سوا ہر شخص کے واسطے
کفر ہی اور خلاف شریعت نکرے ورنہ بیدین ہوجاویگا اور جو پیر شریعت کے خلاف
کرے یا خلاف شریعت روا رکھے وہ بے ایمان زندیق ہی اور احترام باطن یہ ہی کہ جو ظاہر
مین کرے دل مین اُسکا انکار نکرے چاہے بات ہو یا کام ہو ورنہ منافق ہوگا اگر یہ صورت
ناممکن ہو تو صحبت ترک کرے جب تک باطن موافق ظاہر کے نہو چھٹی ضرورت سیاست
نفس کے واسطے سالک کی ہی اور یہ اُسدم میسر ہوگی جب ہمنشین بد سے پرہیز کرے
یعنے خراب صحبت مین نہ بیٹھے تاکہ شیاطین الانس و جن اُسکے دل پر قابو نپاوین اور دل
شیطنت سے آلودہ نہو ساتوین ہر حال مین فقیری کو تو انگری پر ترجیح دیوے اسلیے
کہ قاعدۂ کلیہ اس راہ کا یہی ہی کہ دل محبت دنیا سے پاک رہے اور زیادہ جو اسباب دنیا کے
محبت دنیا سے خلاصی و رہائی کہان پس ترک اسباب دنیوی صرف اسیواسطے اختیار
کرتے ہین تاکہ دل پر دنیا کی محبت کا داغ نہ لگے یہی سات چیزین سالک راہ خدا پر چاہیے
ہین اور جو تمنے پوچھا ہی کہ تصوف کیا چیز ہی تو جاننا چاہیے کہ تصوف دو چیز کا نام ہی ایک
تو سچا معاملہ خدا سے کرنا دوسرے خلق سے نیکی کرنا پس جو آدمی خدا کے ساتھ سچا معاملہ
کرے اور خلق اللہ کے ساتھ نیکوئی اور بردباری سے پیش آوے تو وہی صوفی ہی خدا کے
ساتھ سچا معاملہ یہ ہی کہ اپنی خوشی اُسکے حکم پر فدا کرے یعنے اوسی کام سے خوش رہے
جو اُسکا حکم ہی اور خلق کے ساتھ نیکی و بردباری یہ ہی کہ اُنکے کام کو اپنے کام پر مقدم
جانے جب تک اُنکی خواہش خلاف شرع نہو اسواسطے کہ جو شخص خلاف شرع کرے یا خلاف
شرع پر راضی ہو وہ صوفی نہین ہی اگر دعوی کرے تو جھوٹا ہی اور جو تمنے بندگی کی حقیقت
پوچھی ہی تو جان لو کہ بندگی تین چیز سے مراد ہی ایک تو حکم شرع کا ماننا دوسرے قضا و قدر
قسمت الٰہی پر راضی رہنا تیسرے اپنی خوشی خاطر چھوڑ دینا اور خدا کی مرضی و اختیار سے
خوش ہونا۔ اور حقیقت توکل کی یہ ہی کہ خدا کے وعدون کو سچا اور مضبوط سمجھنا اور یقین

جاننا کہ جو خدا نے تمہارے نصیب مین لکھدیا ہو وہ بیشک تمکو ملیگا اگرچہ سارا جہان اُسکے روکنے کو زور لگا وے اور جو قسمت مین نہین ہو وہ تمہاری کوشش اور اہل جہان کی کوشش سے تمکو نملیگا اور اخلاص کی حقیقت اے فرزند یہ ہو کہ تمہارے سب کام محض خدا ہی کے واسطے ہون اور جس کام کو کرو اُسمین تمہارا دل خلق کی طرف متوجہ نہو اور یہ بھی نہ خیال کرو کہ آدمی تمہاری تعریف اس کام مین کرینگے اور خلق کی ملامت سے آزردہ بھی نہو جانا چاہیے کہ خلق کو بڑا جاننا ظاہرداری اور ریا کا سبب ہو علاج ریا کا یہ ہو کہ خلق کو خدا کی قدرت کے تابع مثل بیجان چیزون کے سمجھے تو جیسے پتھر کنکر زمین وغیرہ کسیکو رنج و راحت نہین دے سکتے ہین اوسیطرح تمامی خلائق کو ہرگز مجال نہین ہو کہ بے حکم خدا رنج و راحت پہونچا سکین جب تک خلق کو صاحب قدرت اور صاحب ارادت سمجھوگے تب ہی تک ریا باقی رہیگی اے فرزند بعض سوالات کا جواب ہماری کتابون مین لکھا ہو اُسکو دیکھلو اور بعض کا جواب لکھنا حرام ہو جو کچھ جانتے ہو اوسپر عمل کرو اور جو نہین جانتے ہو تمپر خود ظاہر ہو جاویگا اے فرزند آیندہ جو کچھ تمھین پوچھنا ہو تو صرف دل سے پوچھنا خدا فرماتا ہو اگر وے لوگ صبر کرتے تو اُن پر حال کھلجاتا اور اُنکے حق مین بہتر ہوتا نصیحت حضرت خضر علیہ السلام کی مانو (ترجمۂ آیت) پس مجھسے کچھ نہ پوچھنا جب تک مین بیان کرون جو ہی نگاہ جب وقت آویگا تب آپ ہی آپ کھدیونگے اور بیان کرینگے (ترجمۂ آیت) ابھی تمکو نشانیان دکھلاؤ نگا کیون جلدی کرتے ہو بیوقت نہ پوچھو اگر چلوگے تو آپ ہی دیکھ لوگے پھر یقین جاننا کہ بغیر چلے راہ کٹنا اور منزل مقصود پر پہونچنا معلوم (ترجمہ) کیون نہین چلتے پھرتے ہین زمین پر تو دیکھین عجائبات قدرت آلہی کے۔ اے فرزند ہر منزل مین جی لگا کر تلاش کرو کہ بغیر جان دیے کچھ کام نہین نکلتا حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ایک شاگرد سے کہ اگر جان دینے کی تمکو طاقت ہو تو ہمارے پاس آؤ نہین تو صوفیون کی باتون مین نپڑو قصہ مختصر اے فرزند تمکو آٹھ نصیحتین کرتا ہون چار کرنے والی اور چار نکرنے والی

تاقیامت کے دن تیرا علم دشمن نہ سنے اور حجت تمام ہوجاوے بحث کرنے والی چیزون مین سے پہلی
چیز یہ ہے کہ تا امکان مناظرہ و بحث کسی سے نکرنا اور جو شخص چاہے جس صورت مین ہو اُسکے کام پر
روک ٹوک نکرنا کیلیے کہ آفات اسمین بہت ہین اور نفع سے نقصان زیادہ ہے کیونکہ تمام برے اخلاق
اسی سے پیدا ہوتے ہین یعنے ریا و کینہ و حسد و تکبر و عداوت و فخر وغیرہ ہین اگر کوئی مسئلہ درمیان
تمھارے اور طرف ثانی کے واقع ہو اور تم چاہو کہ حق بات ظاہر ہوجاوے تو اس نیت سے بحث
کرنا جائز ہے اور اس نیت خالص کی دو نشانیان ہین اول یہ کہ برابر سمجھو کہ حق تمھاری طرف
ثابت ہو یا طرف ثانی کی طرف دوسرے یہ کہ بحث کرنا تنہائی اور گوشہ مین پسند کرو نہ برملا
لیکن اگر کسی سے مسئلہ بیان کرو اور جانو کہ حق تمھاری طرف ہے اور وہ نہین مانتا ہے تو اس سے
حجت اور تکرار نکرو بلکہ زبان بند کرو ورنہ دشمنی کے سوا کچھ فائدہ نہوگا فائدہ سوال کرنا
مشکل چیزون سے گویا بیماری طبیب سے اظہار کرنا ہے اور جواب دینا کوشش طبیب کی ہے
شفا مرض مین کیونکہ جاہل لوگ بیمار ہین اور علما طبیب ہین ناقص طبیب تو لائق معالجہ اور
دوا علاج کے نہین ہے اور کامل طبیب ایسے مریض کی دوا کرتا ہے جسمین صحت کی امید رکھتا ہے
اور جہان جانتا ہے کہ مرض غالب ہے اور دوا کارگر نہوگی تو استادی طبیب کی یہی ہے کہ وہان
ہرگز ہاتھ نہ ڈالے اور دوا نکرے اسیطرح جہل کی بیماری چار قسم کی ہوتی ہے تین قسم تو لاعلاج
ہین ایک قسم البتہ قابل دوا علاج کے ہے پہلے وہ شخص ہے جسکا سوال اور اعتراض بسبب حسد
اور رشک کے ہو حسد کی بیماری لا دوا ہے کتنا ہی صاف روشن تقریر سے جواب دوگے پر اُسکا
غصہ بڑھتا ہی جاویگا اور تمھارا دشمن زیادہ تر ہوگا ایسے آدمی کے جواب مین مشغول مصروف
نہونا چاہیے کسی شاعر نے کیا خوب بات کہی ہے + کہ ہر طرح کی عداوت دور ہوسکتی ہے مگر حسد کی
دشمنی ہرگز نہین جاسکتی ہے پس تدبیر یہی مناسب ہے کہ اسکو اس بیماری مین چھوڑ دو اور گذر
کرو خدا فرماتا ہے کہ منہ پھیر لے اے محمد ایسے شخص سے جو پیٹھ پھیرتا ہے ہمارے ذکر سے اور صرف
زندگانی دنیا چاہتا ہے اور حاسد جو کچھ کرتا ہے اور کہتا ہے گویا اپنے کھلیان کو جلاتا ہے آنحضرت

فرماتے ہین کہ حاسد کی نیکیون کو حسد اسطرح کھاتا ہی جیسے آگ لکڑی کو قسم دوم وہ نادانی جو حماقت
سے ہو یہ بھی علاج سے نہین جاتی ہی جیسا حضرت عیسی علیہ السلام فرماتے ہین کہ مین مردہ زندہ
کرنے سے ایسا عاجز نہین ہون جیسا کہ علاج احمق سے تنگ آیا ہون اور یہ وہ آدمی ہی جو تھوڑے
دنون روز تحصیل علم مین مصروف ہوا اور تھوڑے علوم عقلی کچھ نہین پڑھے باوجود نادانی اور بیہودگی
کے ان علما و فضلا پر اعتراض کرے جنھون نے ساری عمر علوم شرعیہ کی تحصیل مین صرف کی ہی
اور اسقدر بھی نہین جانتا ہی کہ یہ اعتراض جو اُس عالم بزرگ پر کرتا ہی یہ بات خود اُسکی
جہالت اور نادانی کی دلیل ہی قسم سوم وہ آدمی ہی جو بات بزرگون اور عالمون کی نہین
سمجھتا ہی اور اس نافہمی کو بھی اپنے قصور فہم کے باعث جانتا ہی اور جو کچھ پوچھتا ہی واسطے
فائدہ کے پوچھتا ہی لیکن وہ کند ذہن اور غبی ہی اور اُسکا ذہن دریافت حقائق جواب سے
قاصر ہی تو اُسکے جواب سے درگذر کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ ہم گروہ
انبیا اسلیے مامور ہوے ہین کہ سب آدمیون سے موافق اُنکی سمجھ اور عقل کے بات کرین تو جو بات
اُنکی طاقت فہم سے باہر ہی اُسکو ہم خود نہین کہتے ہین قسم چہارم یہ کہ پوچھنے والا عقلمند سمجھ بوجھ والا
ہو یعنے غصہ شہوت حسد اور محبت دنیا مین گرفتار نہو اور سیدھی راہ دریافت کیا چاہے اور
سوال بھی بطور طعن و تشنیع کے نہو تو ایسے آدمی کا جواب دینا چاہیے۔ دوسری بات نکرنے
والی یہ ہی کہ وعظ و نصیحت سے پرہیز کرو مگر سمجھ لو کہ جو کچھ کہتے ہو خود بھی اوسپر عمل کرتے ہو
حضرت عیسی علیہ السلام کی نصیحت یاد رکھو کہ خدا نے اُنسے فرمایا اے فرزند مریم پہلے اپنے
نفس کو نصیحت کر جب وہ مان لے تب اور دن کو نصیحت کر ورنہ مجھسے شرم کرنا۔ احیاناً
اگر وعظ و نصیحت کا اتفاق پڑے تو دو باتون سے بچے پہنا ایک تو تکلفی باتون سے اور اشعار
وغیرہ سے کہ اللہ تعالی تکلف کرنے والون کو دشمن ٹھہراتا ہی اور تکلف جب حد سے گذرا تو خرابی
باطن اور پژمردگی دل کی دلیل ہی اسواسطے کہ آخرت کی حقیقت یاد دلانا اور تقصیر عبادت
و عمر گذشتہ و سفر آخرت کے مقامات کا اندیشہ کرنا کہ با ایمان دنیا سے اوٹھے اور قبضہ ملک الموت

وسوال منکر نکیر کا جواب دینا اور قیامت کی ہیبت اور قیام خدا کے روبرو اور محاسبہ اور ترازو سے
اعمال کی جانچ و پل صراط کا اوترنا اور آتش دوزخ وغیرہ ہولناک مقامات سے ڈرانا یہی معنی تذکیر کے
ہین اور خلق کو ان سب باتون سے خبردار کرنا اور انکو نفس کے عیبون پر مطلع کرنا تاکہ تدارک
زمانہ گذشتہ بقدر طاقت کرین اور جو وقت ضائع ہوا اُسکی حسرت و پشیمانی دل مین رکھین ان
سب کو وعظ کہتے ہین اگر فرض کرو کسیکے دروازہ پر سیلاب آجاوے اور گمان غالب ہو کہ گھر اور
عیال و اطفال کو نعوذ باللہ غرق الفور ڈبادیویگا تو صاحب خانہ جو گھر والون کو پکاریگا یہی کہیگا بھاگو بھاگو
بچو بچو طوفان آیا اُسوقت مین عبارت مقفّٰی مسجع و فصاحت و بلاغت کا استعمال نہین کریگا
یہی حال وعظ کا ہے اور وعظ مین یہ بھی خیال رکھو کہ حاضرین تمہاری مجلس مین ہائے ہوئے
کرین اور کپڑے پھاڑین اور شور و غل مچاوین یا تعریف واہ واہ کرین بلکہ چاہیے کہ خلق کو دنیا سے
طرف آخرت کے اور گناہ سے طرف عبادت کے اور غفلت سے طرف بیداری کے اور عیش سے
طرف تقوے کے مائل کرو اور دیکھو جسمین جو برائی غالب ہو اُسکو اوس سے باز رکھو جس پر
خوف غالب ہو اُسکو امید کی طرف مائل کرو اور جسمین امید زیادہ ہو اُسکو خوف دلاؤ
یہانتک کہ جب مجلس سے اوٹھنے لگین تو بُری باتین ظاہر و باطن کی اونسے جاتی رہین
اور اچھی باتین سب اُنمین آجاوین اور جو عبادت مین سستی کرتے ہون اُنمین رغبت اور
حرص کرین اور جس گناہ پر حریص اور دلیر ہون اُس سے خوف کھاوین اور نفرت کرین جو
وعظ ایسا نہین ہے وہ سرتاپا وبال ہے کہنے والے اور سننے والے کی گردن پر بلکہ کہنے والا
ایک شیطان ہے جو لوگون کو بہکاتا ہے ایسے آدمی سے خلق کو بھاگنا واجب ہے کیونکہ ایسا
فساد تو کوئی شیطان بھی نہین کرسکتا ہے تیسرے یہ کہ کسی امیر یا بادشاہ کو سلام نکرنا اور اُنسے
اختلاط نہ بڑھانا بلکہ اُنکے پاس خود نہ جانا کیونکہ ہمنشینی اور خلط ملط مین بہت سی آفتین ہین اور
جو تیری ملاقات کو کوئی امیر یا بادشاہ آوے تو اُسکی تعریف ہرگز نکرنا کیونکہ اللہ تعالے غصہ
ہوتا ہے جبکہ ظالم و فاسق کی تعریف کیجاتی ہے اور جو دعا کرتا ہے واسطے درازی عمر ظالم کے تو بیشک

وہ پسند کرتا ہی کہ ظالم نافرمانی کرے خدا کی اُسکی زمین پر رہکر چوتھے یہ کہ امراء و بادشاہون سے کچھ نہ لو اگرچہ یقین ہو کہ جو تمکو دیتے ہین حلال ہی اسلیے کہ طمع کرنے سے دین خراب ہوجاتا ہی اور مروت و رعایت و طرفداری اور موافقت اُسکے ساتھ ظلم و فسق و فجور مین کرنی پڑتی ہی ان سب باتون سے دین تباہ ہوجاتا ہی اور ادنی ضرر یہ ہی کہ جس سے کچھ لوگے اوسکی محبت ضرور دل مین آجاویگی اور آدمی جسکے ساتھ محبت کرتا ہی اُسکی بقاء حیات چاہتا ہی اور جب اُسنے بقاء حیات چاہی تو بقاء ظلم کا روادار ہوگیا ہان ہان خبردار شیطان کے فریب سے بچے رہنا شیطان صلاح دیتا ہی کہ بہتر ہی سو پیہ لو اور راہ خدا مین فقیرونکو بانٹ دو اور غریبون کو راحت پہونچاؤ اسواسطے کہ جو تو خرچ کریگا راہ نیک مین اُٹھاویگا اور جو وہ صرف کریگا تو فسق و فجور مین شیطان نے اس مکر سے بہت آدمیون کا خون کیا ہی اے فرزند ان چار باتون سے پرہیز کرنا اور کرنے والی چیزین یہ ہین اول جو معاملہ خدا سے کرو ایسا کرو کہ اگر تمھارا غلام تمھارے ساتھ وہی معاملہ کرے تو اوسے پسند کرو اور ناخوش نہو اور جو بات اپنے غلام کی اپنے حقمین ناپسند کرو تو خدا کے حضور اپنی طرف سے بھی ناجائز سمجھو باوجود اسکے کہ تو حقیقت مین اوسکا بندہ اور پیدا کیا ہوا ہی اور وہ تیرا خدا اور مالک ہی اور تیرا غلام تیرا بندہ نہین ہی بلکہ تیرا زر خرید ہی دوسرے یہ کہ جو معاملہ خدا سے کرو وہ ایسا ہو کہ اگر تمھارے ساتھ کرین تو بُرا نمانو اور پسند کرو (ترجمہ حدیث) بندہ کا ایمان پورا نہین ہوتا ہی جب تک کہ دل سے واسطے سب آدمیون کے وہی بات نہ چاہے جو اپنی ذات کیلیے چاہتا ہی تیسری بات کرنے والی یہ ہی کہ اگر مطالعہ کتاب کرو تو وہ علم پڑھو جو واسطے نجات کے کام آوے مثلاً جب تمکو معلوم ہو کہ تمھاری زندگی صرف ایک ہفتہ باقی رہی ہی تو علم صرف نحو طب وغیرہ نہ پڑھوگے اسلیے کہ یہ چیزین تمھاری فریاد کے وقت کام نہ آدینگی بلکہ مراقبہ دل اور اپنی صفات کی درستی مین آمادہ و مستعد ہوگے اور دل کو بُری باتون سے خالی

کرو گے اور خدا کی محبت کو دل مین جگہ دو گے اور عبادت مین اپنا وقت صرف کرو گے
اے فرزند ایک کلمہ سن لے اور خوب اسمین غور کر اور عمل کر تو البتہ نجات پاویگا وہ
یہ ہے کہ اگر تجھے لوگ خبر دیوین کہ آیندہ ہفتہ تک پادشاہ تیری ملاقات کو آویگا تو مین
جانتا ہون کہ اس ہفتہ مین تو اسکا اہتمام ضرور کریگا کہ جس چیز پر بادشاہ کی نظر پڑیگی اسکو
پاکیزہ اور صاف کریگا جیسے کپڑا مکان وغیرہ اب سوچ تو سہی عقلمند کو اشارہ کافی ہے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ بیشک تمہارے اعمال اور صورتون کو خدا نہین
دیکھتا ہے بلکہ تمہارے دل اور نیتون کو دیکھتا ہے اگر تمکو احوال دل کا علم درکار ہو تو احیاء العلوم
وغیرہ کتابون کو دیکھو یہی فرض عین ہے سب مسلمانون پر اور باقی علوم فرض کفایہ ہین سوا
اسقدر کے جس سے خدا کا حکم بجا لاسکو پوچھتے یہ کہ اہل وعیال کے واسطے مال ومتاع یکسالہ معاش
سے زیادہ جمع نکرنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب اپنی عورات کے واسطے فرمایا ہے کہ
اے خدا آل محمد کو بقدر خوراک عنایت فرمایا کر بلکہ آنحضرت واسطے سب
بیبیون کے یکسالہ خوراک نہین رکھتے تھے مگر واسطے انکے جنھین طاقت صبر نہ تھی پر حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کے واسطے نہ تو سامان خورد ونوش یکسالہ رکھتے تھے نہ یکروزہ ۔ اے فرزند
اس فصل مین تمہاری درخواست کے موافق سب ضروری باتین لکھدی ہین چاہیے کہ ان سب
پر عمل کرنا اور ہمکو دعا خیر سے یاد رکھنا اور دعا جو تمنے طلب کی ہے دعائین اگرچہ صحاح مین
بہت ہین انمین سے یاد کر لینا طریق اہل بیت مین دعائین بہت ہین لیکن اس دعا کو ہر نماز کے
بعد پڑھتے رہنا۔ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنَ النِّعْمَةِ تَمَامَهَا وَمِنَ الْعِصْمَةِ
دَوَامَهَا وَمِنَ الرَّحْمَةِ شُمُوْلَهَا وَمِنَ الْعَافِيَةِ حُصُوْلَهَا وَمِنَ الْعَيْشِ
اَرْغَدَهٗ وَمِنَ الْعُمْرِ اَسْعَدَهٗ وَمِنَ الْاِحْسَانِ اَتَمَّهٗ وَمِنَ الْاِنْعَامِ
اَعَمَّهٗ وَمِنَ الْفَضْلِ اَعْذَبَهٗ وَمِنَ اللُّطْفِ اَقْرَبَهٗ وَمِنَ الْعِلْمِ اَنْفَعَهٗ
وَمِنَ الرِّزْقِ اَوْسَعَهٗ اَللّٰهُمَّ کُنْ لَنَا وَلَا تَکُنْ عَلَیْنَا اَللّٰهُمَّ اخْتِمْ

بالسعادة آجالنا وحقق بالزيادة آمالنا واقرن بالعافية
غدونا وآصالنا واجعل الى رحمتك مصيرنا ومآلنا واصبب
سجال عفوك على ذنوبنا ومن علينا باصلاح عيوبنا واجعل التقوى
زادنا وفي دينك اجتهادنا وعليك توكلنا واعتمادنا الٰهنا
ثبتنا على نهج الاستقامة واعذنا من موجبات الندامة يوم القيامة
وخفف عنا ثقل الاوزار وارزقنا عيشة الابرار وكفنا
واصرف عنا شر الاشرار واعتق رقابنا ورقاب آبائنا وامهاتنا
من النار والدين والمظالم يا عزيز ويا غفار ويا كريم ويا ستار
ويا حليم ويا جبار برحمتك يا ارحم الراحمين وصلى الله على خير
خلقه وحبيبه محمد وآله وصحبه اجمعين الطيبين الطاهرين

والحمد لله رب العالمين

فہرست مضامین رسالہ آفتاب ہدایت